بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

یہ وبائیں اور آفات ہوشیار کرنے کے لئے آرہی ہیں کہ تم اپنے پیدا کرنے والے کے بھی حق ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی حق ادا کرو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10؍اپریل 2020 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمّا بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۔اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل کرونا کی وباء کی وجہ سے جو دنیا کے حالات ہیں اس نے اپنوں اور غیروں، سب کو پریشان کیا ہوا ہے۔ کچھ احمدیوں کو اس بیماری کا حملہ بھی ہوا ہے۔ بہرحال ایک پریشانی نے دنیا کو گھیرا ہوا ہے۔ ایک مربی صاحب نے مجھے لکھا کہ سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کیا ہوگیا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ بات ان کی ٹھیک ہے حقیقت یہی ہے کہ کچھ پتا نہیں لگ رہا کہ کیا ہو رہا ہے دنیا کو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آجکل کے زمانے کے حالات کے متعلق فرماتا ہے کہ: وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَہَا۔ اور انسان کہہ اٹھے گا کہ اسے ہو کیا گیا ہے؟ حضرت مصلح موعودؓ نے فروری 1920ء میں آج سے سو سال پہلے اس آیت کی مختصر وضاحت فرمائی تھی کہ پہلے ایک آدھی وباء یا ابتلاء آتے تھے لیکن اب یہ زمانہ ایسا ہے کہ اس میں ابتلاؤں کے دروازے کھل گئے ہیں۔ میں بھی گذشتہ کئی سالوں سے یہ کہہ رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد اور جب سے کہ آپ نے دنیا کو خاص طور پر آفات اور آسمانی بلاؤں سے ہوشیار کیا ہے، دنیا میں طوفانوں زلزلوں وباؤں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور انسان کو عمومی طور پر یہ وبائیں اور آفات ہوشیار کرنے کے لئے آرہی ہیں کہ تم اپنے پیدا کرنے والے کے بھی حق ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی حق ادا کرو، اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرو۔ پس ان حالات میں ہم نے خود بھی اللہ تعالیٰ کی طرف پہلے سے زیادہ جھکنا ہے اور دنیا کو بھی ہوشیار کرنا ہے۔ بعض بیماریاں اور وبائیں یا طوفان ایسی ہیں کہ جب دنیا میں آئیں تو قدرتی طور پر اس کا اثر ہر ایک پر پڑتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ٹھیک ہے بعض ابتلاؤں کا ہم سے تعلق نہیں ہے لیکن اس دنیا میں جب ہم رہتے ہیں تو کوئی وبائیں ہم پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ الٰہی جماعتوں کو ان سے بالکل محفوظ رکھا جائے۔ آپ نے

فرمایا کہ کیونکہ یہ خدا کی مصلحتوں کے خلاف ہوتا ہے لیکن مؤمن ان مشکلات سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے[4] اس کا شکر گزار بندہ بنتے ہوئے گزر جاتا ہے۔ پس ہمیں ان دنوں میں خاص طور پر پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بعض لوگ بعض تبصرے کر دیتے ہیں کہ یہ نشان کے طور پر وباء ہے اور کوئی ضرورت نہیں احتیاط کی یا علاج کی یا اس قسم کے اور ایسے تبصرے جو دوسروں کے جذبات کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ ہمیں نہیں پتا کہ یہ نشان ہے یا نہیں لیکن عمومی طور پر بہرحال ہم کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد زمینی اور آسمانی بلائیں اور آفات بہت بڑھ گئی ہیں لیکن اس کو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کے طاعون کے ساتھ ملانا اور پھر اس قسم کی باتیں کرنا کہ نعوذ باللہ جو احمدی اس بیماری میں مبتلا ہیں یا اس سے وفات پا گئے ہیں ان کا ایمان کمزور ہے یا تھا۔ یہ کسی کو کہنے کا حق نہیں ہے۔ طاعون حضرت مسیح موعودؑ کے لئے ایک نشان کے طور پر ظاہر ہوا گو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بیماری سے فوت ہونے والے کو شہید قرار دیا ہے لیکن بہرحال کیونکہ طاعون کی بیماری نشان کے طور پر ظاہر ہوئی تھی اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص طور پر فرمایا تھا۔ اسلئے اس طاعون کی جو آپ کے زمانے میں آیا ایک علیحدہ حیثیت تھی لیکن ساتھ ہی حضرت مسیح موعود نے مفتی صاحبؓ کو کہا کہ اس کا اعلان کر دیں، اخباروں میں کہ مَیں اپنی جماعت کے لئے بہت دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے۔ مگر آپ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم سے یہ ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو پھر بدوں کے ساتھ نیک بھی لپیٹے جاتے ہیں اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ جہاد میں جو فتوحات ہوئیں وہ سب اسلام کی صداقت کے واسطے نشان تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ صحابہ جہاد میں شامل ہوئے۔ لیکن ہر ایک میں کفار کے ساتھ مسلمان بھی مارے گئے۔ فرمایا کہ مسلمان جو مارا گیا وہ شہید کہلایا۔ آپ فرماتے ہیں ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ سب سے اول حقوق اللہ کو ادا کرو اپنے نفس کو جذبات سے پاک رکھو۔ اس کے بعد حقوق العباد کو ادا کرو فرمایا خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اور تضرع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو اور کوئی دن ایسا نہ ہو جس دن تم نے خدا تعالیٰ کے حضور رو کر دعا نہ کی ہو۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو۔ پھر فرمایا جو تم میں سے بتقدیر الٰہی طاعون میں مبتلا ہو جاوے اس کے ساتھ اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو اور ہر طرح سے ان کی مدد کرو اور اس کے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنی نہیں کہ اس کے زہریلے سانس یا

کپڑوں سے متاثر ہو جاؤ۔

پس اس بات سے ہمیں یہ سبق لینا چاہئے کہ جو بھی یہ مدد کرنے والے ہیں ان کو ضروری احتیاطیں اختیار کرنی چاہئیں ۔مثلاً آجکل یہ کہا جاتا ہے کہ ماسک پہنو۔ بلا وجہ لوگوں کے گھروں میں آنے جانے سے بھی بچنا چاہئے۔ بہت سارے والنٹیئر خدام الاحمدیہ نے بھی پیش کئے ہیں، وہ تمام احتیاطوں اور دعاؤں کے ساتھ اس مدد کے فریضے کو سرانجام دیں اور بے احتیاطیوں سے بچیں۔ بلاوجہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ یہ جہالت ہے یہ کوئی بہادری نہیں ہے۔پس بہت احتیاط کریں۔ پھر آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نے فرماتے ہیں کہ جو خدانخواستہ اس بیماری سے مر جائے وہ شہید ہے اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہیں اور نیا کفن پہنانے کی ضرورت نہیں۔اس سے پھر شہید والا سلوک کیا جاتا ہے۔ پھر تاکیداً آپ نے یہ بھی فرمایا کہ گھروں کی صفائی بہت زیادہ کرو۔اپنے کپڑوں کی صفائی رکھو اور نالیاں بھی صاف کراتے رہو۔ پھر فرمایا کہ سب سے مقدم یہ ہے کہ اپنے دلوں کو بھی صاف کرو اور خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری صلح کرلو۔

حضور انور نے فرمایا ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لئے دعاؤں کا راستہ کھلا ہے اور خدا تعالیٰ دعائیں سنتا ہے۔اگر خالص ہو کر اس کے آگے جھکا جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔عمومی طور پر اپنے لئے، اپنے پیاروں کے لئے اپنے عزیزوں کے لئے، جماعت کے لئے اور عمومی طور پر انسانیت کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔اللہ تعالیٰ ان پر بھی اور ہم سب پر بھی رحم فرمائے۔ پھر میں کہوں گا کہ آجکل دعاؤں دعاؤں اور دعاؤں پر بہت زور دیں۔اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو ہر لحاظ سے اور مجموعی طور پر جماعت کو بھی ہر لحاظ سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی دعائیں کرنے اور دعاؤں کی قبولیت سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا یہ بات بھی میں کہنا چاہتا ہوں کہ جو احمدی کسی کاروبار میں ہیں وہ ان دنوں میں اپنی چیزوں پر غیر ضروری منافع بنانے کی کوشش نہ کریں۔ یہ انسانیت کی خدمت کے دن ہیں جس کی حضرت مسیح موعودؑ نے بھی تلقین فرمائی ہے کہ ہمدردی کا جذبہ پیدا کرو۔حقوق العباد کی ادائیگی کے یہی دن ہیں اور اس ذریعہ سے یہ خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے بھی دن ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا اب میں گذشتہ دنوں فوت ہونے والے ہمارے ایک انتہائی مخلص کارکن اور خادم سلسلہ محترم ناصر احمد سعید صاحب کا ذکر کروں گا جو 5/اپریل کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔اللہ تعالیٰ کے

فضل سے خلافت ثالثہ سے لے کے میرے وقت تک ان کو ڈیوٹی کی سعادت ملی۔

ناصر سعید صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑی ایمانداری اور مستعدی کے ساتھ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے تھے۔ خلافت کے ساتھ ان کو بڑا سچا پیار کا تعلق تھا۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کلثوم بیگم صاحبہ ہیں ایک بیٹا ہے خالد سعید یہ بھی رضا کار طور پر حفاظت خاص میں ڈیوٹی دیتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے والد صاحب کی طرح وفادار بنائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی اہلیہ کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

عدنان ظفر صاحب سابق مہتمم مقامی یو۔ کے لکھتے ہیں کہ میں نے ناصر سعید صاحب سے پوچھا کہ مجھے کوئی نصیحت کریں تو انہوں نے کہا کہ یہاں اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھنا اور زبان بند رکھنا اور اس کے ساتھ دعا کرتے رہنا۔ یہ نصیحت جو ہے یہ عمومی طور پر ہر واقف زندگی کے لئے ضروری ہے۔ اس پر عمل کرنا بلکہ ہر کارکن اور جماعتی خدمت گزار کے لئے ضروری ہے ہر عہدیدار کے لئے ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں ان کا جنازہ غائب انشاء اللہ بعد میں کسی وقت پڑھاؤں گا۔ اپنی خدمت کو، اپنے عہد کو وفا سے نبھاتے ہوئے یہ اس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ ہر عہد جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا اس کو پورا کیا، ان کی زندگی میں یہی نظر آتا ہے ہمیں۔ اس لحاظ سے یہ ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہ شہید ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان میں شامل فرمائے اور وہ تمام احمدی جن کی اس بیماری کی وجہ سے وفات ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ ان سے بھی رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ہماری تو یہی دعا ہے کہ ہر ایک جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کا رحم اور مغفرت حاصل کرنے والا ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 10th-April - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB